اسلام میں خواتین کا مرتبہ

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی، جنرل سکریٹری مجلس علماء ہند

قسط-۲

(۴)

اب تک کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نام نہاد ترقی یافتہ سماج کے تمام دعوؤں کے باوجود عورت آج تک اپنے حقیقی مقام ومنزلت سے محروم ہے، بلکہ آئندہ بھی محروم رہے گی۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ عورتوں پر وہ فرائض تحمیل کئے جا رہے ہیں جو اس کی فطری طبیعت اور خلقت کے خلاف ہیں۔ جب تک خواتین کی فطرت وطبیعت اور ان کی جسمانی وروحانی خصوصیات کی شناخت نہ ہو، اس وقت تک ان کے فرائض اور حقوق کی تعیین نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ خالق انسان ہے وہ انسان کی رگ رگ سے واقف ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ ایک انسان اپنی فطری ضروریات کی شناخت میں دھوکہ کھا سکتا ہے، لیکن خالق کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

اسلام عالم بشریت کے لئے ایک مکمل ترین قانون ہے، چونکہ یہ قانون اس کا بنایا ہوا ہے جو عورتوں اور مردوں کا خالق ہے۔ لہٰذا اس نے جو حقوق عطا فرمائے ہیں اور جو فرائض معین کئے ہیں، وہ دونوں کی فطری، جسمانی اور روحانی خصوصیات وضروریات کے متناسب ہیں۔ خواتین سے متعلق اس پوری گفتگو کا سب سے اہم پہلو یہی ہے جس پر انشاء اللہ آئندہ روشنی ڈالی جائے گی۔ آج میں چاہتا ہوں کہ اس پہلو پر گفتگو ہو کہ خود یہودیوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابوں میں خواتین کے سلسلہ میں کیا کہا گیا ہے اور ان کو کس درجہ پر رکھا گیا ہے۔

ہماری مقدس الٰہی کتاب قرآن مجید پر عیسائیوں اور یہودیوں کی جانب سے مسلسل اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں۔ خاص طور سے خواتین کے مسائل کے سلسلہ میں تو اعتراضات اور الزامات کی بوچھار ہے۔ کچھ عرصہ پہلے بنگلہ دیش کی ایک عورت تسلیمہ نسرین نے جب اسلام کے خلاف نازیبا باتیں شروع کیں اور جرأت کر کے یہاں تک کہہ دیا کہ قرآن کے قوانین فرسودہ ہو چکے ہیں، انہیں تبدیل ہونا چاہئے تو عیسائیوں اور یہودیوں نے اس کا زبردست استقبال کیا۔

تسلیمہ نسرین کا ادب میں کوئی مقام نہیں۔ اس کی تحریریں ادبی لحاظ سے تیسرے درجہ سے بھی کمتر ہیں، مگر یہی تھرڈ کلاس مصنفہ جب آسٹریا پہنچی تو وہاں کے وزیراعظم نے تمام پروٹوکولس (Protocols) کو توڑتے ہوئے ہوائی اڈے پر آکر اس کا استقبال کیا، صرف اس وجہ سے کہ وہ اسلام کے خلاف لکھ اور بول رہی ہے۔ عیسائی اور یہودی نمائندے اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ خود ان کی مذہبی کتابوں میں خواتین ان تمام حقوق سے محروم ہیں جو اسلام نے عطا کئے ہیں (اس بات کا دھیان رہے کہ جو کتابیں وہ توریت وانجیل کے طور پر پیش کرتے ہیں یہ وہ اصل کتابیں نہیں ہیں جو انبیاء پر نازل ہوئی تھیں) بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے خلاف یہ طوفان اٹھایا ہی اس لئے گیا ہے کہ خود ان کی مذہبی کتابوں کی طرف سے توجہ ہٹ جائے۔

یہودیوں کی مقدس کتاب توریت جس کو عہد نامہ قدیم بھی کہا جاتا ہے، دراصل ۳۹ کتابوں پر مشتمل ہے۔ ان میں زیادہ تر صحیفے ہیں جو مختلف انبیاء کی طرف منسوب ہیں۔ اگرچہ یہ انتسابات تحقیق کی کسوٹی پر پورے نہیں اترتے ہیں۔ اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ قرآن کریم کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی

ہے کہ حضرت حواؑ حضرت آدمؑ کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ درحقیقت یہ بات توریت میں درج ہے۔ آج اس کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ ترجمہ: ''اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ تو انسان جیتی جان ہوا (سفر پیدائش، باب:۲، آیت:۷) حضرت آدمؑ کی خلقت کے بعد توریت کے مطابق۔ ترجمہ: ''اور خداوند خدا نے فرمایا: آدمؑ کا اکیلا رہنا اچھا نہیں ہے۔ میں اس کے لئے مددگار اس کے مانند بناؤں گا اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے مٹی سے بنائے۔۔۔۔۔ مگر آدمؑ کے لئے مددگار کوئی اس کے مانند نہ ملا اور خداوند خدا نے آدمؑ پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ خداوند خدا نے اس پسلی سے جو اس نے آدمؑ میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اسے آدمؑ کے سامنے لایا اور آدمؑ نے کہا یہ تو میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس لئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ یہ نر سے نکالی گئی ہے۔ اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ گیا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا۔'' (سفر پیدائش، باب:۲، آیات:۲۵-۱۸) توریت کی موجودہ اور آئندہ تمام آیات کے ترجمے: ''کتاب مقدس، بائبل سوسائٹی ہند، بنگلور'' سے لفظ بہ لفظ لئے گئے ہیں)۔ پہلے بیان ہو چکا کہ قرآن مجید میں ایسا کوئی تذکرہ نہیں اور یہ کتاب الٰہی پر اتہام ہے اور توریت میں عورت کی خلقت کے سلسلہ میں جو توہین اور تحقیر کا پہلو ہے اس کا کوئی شائبہ بھی قرآن مجید میں موجود نہیں ہے۔

اگرچہ اس سے پہلے ان موضوعات پر مختصر بات ہو چکی ہے، لہٰذا یہاں پر قارئین کی دلچسپی کے لئے صرف حوالے دیئے جارہے ہیں تاکہ دنیا کو معلوم تو ہو کہ الزام لگانے والے درحقیقت خود بھی مجرم ہیں اور خواتین کی تحقیر قرآن مجید میں نہیں، بلکہ خود انہیں کی تحریف شدہ مذہبی کتابوں میں موجود ہے۔ اب رہا یہ الزام کہ حضرت حواؑ نے حضرت آدمؑ کو ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر مجبور کیا، اس لئے اصل خطا کار عورت ہے۔ یہ بات بھی توریت ہی میں ہے، قرآن مجید میں نہیں۔ حوالہ حاضر ہے۔ ترجمہ: ''عورت نے خود دیکھا وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا۔ تب ان دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں۔ (سفر پیدائش، باب:۳، آیات:۷-۶) کتاب مقدس مطبوعہ بنگلور) خداوند خدا اور آدمؑ کے درمیان مکالمہ توریت میں کچھ اس طرح درج ہے۔ ترجمہ: ''کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا۔ آدم نے کہا جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے، اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ جب خداوند خدا نے عورت سے پوچھا کہ تو نے یہ کیا کیا۔ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھے بہکایا تو میں نے کھایا۔ خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس لئے کہ تو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون پڑا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔ پھر اس نے عورت سے کہا: میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤں گا تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا اور آدمؑ سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی، اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا، وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائے گا۔'' (سفر پیدائش، باب:۳، آیات:۱۹-۱۱)

(بشکریہ روزنامہ راشٹریہ سہارا (اردو) ۲۱ مئی ۲۰۱۰ء)

پردہ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

دین اسلام کی ایک اہم ضرورت کا نام پردہ ہے۔ جان بوجھ کر اگر کوئی اس کا انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج

ہوسکتا ہے۔ پردہ قلعہ ہے قید نہیں، عفت و پاکدامنی ہے پابندی نہیں، عزو شرف اور متانت ہے پسماندگی اور ذلت نہیں، خداوندعالم کا حکم اور فاطمۃ الزہراء کی سیرت ہے لہٰذا دشمنوں کے پروپیگنڈے اور ان کی شماتت کا کوئی اثر نہیں۔

مسلمان خاتون کے لئے تو پردہ باعث عزوافتخار ہے کیونکہ نبی اکرمؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہراصلوات اللہ علیہا کو حجاب اور پردہ سے محبت تھی۔ اگر مسلمان خاتون صدیقہ کبریٰ کی سیرت کا بغور مطالعہ کرے تو وہ مغربی تبلیغ سے متاثر ہوکر پردہ کو پابندی اور ذلت کا سبب نہیں سمجھے گی بلکہ حجاب کو اپنے لئے طرۂ امتیاز سمجھتے ہوئے دیگر خواتین کو بھی باحجاب رہنے کی تلقین کرے گی اور ان کو باوقار زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھائے گی۔

پردہ بہترین زیور

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سے پوچھا ''ای شئی خیر للمرأۃ''؟ عورت کے لئے بہترین چیز کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ان لا تری رجلاً'' عورت کے لئے سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ وہ کسی نامحرم مرد کو نہ دیکھے۔

یہ جواب سن کر پیغمبر اکرمؐ کو اتنا پیار آیا کہ آپ نے بیٹی کو سینے سے لگا لیا اور فرمایا: **''ذریۃ بعضھا من بعض''** اس حدیث شریف میں عورت کے لئے بہترین چیز یہ بتائی گئی ہے کہ وہ نامحرم کو نہ دیکھے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت زہرائے مرضیہ نے فرمایا کہ عورت کا کمال یہ ہے کہ کوئی مرد اس کی خوشبو بھی محسوس نہ کر پائے لہٰذا نابینا والی مشہور روایت میں جب نبی اکرمؐ نے اجازت طلب کی اور نابینا کی ہمراہی کا تذکرہ کیا تو گذشتہ معیار کو عملی جامہ پہناتے ہوئے فرمایا: **''ان لم یکن یرانی اراہ وھو یشم الریح''** اگر وہ مجھے نہیں دیکھ رہا ہے تو کیا ہوا میں تو اسے دیکھ لوں گی اور وہ میری خوشبو محسوس کرلے گا۔ اس جواب میں رسالت ونبوت کے ایسے مقاصد پوشیدہ تھے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً فرمایا: **''اشھد انک بضعۃ منّی''** میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرے وجود کا ایک حصہ ہو۔

مقصد خلقت

تمام مخلوقات خصوصاً انسان کی خلقت کا آخری مقصد خداوند متعال کا تقرب ہے۔ قرآن مجید میں خلقت کا مقصد جو عبادت بیان کیا گیا ہے وہ بھی تقرب خدائے متعال کو بیان کررہا ہے۔ جو انسان جس قدر خدا سے مقرب ہوگا اتنا ہی محبوب بارگاہ الٰہی ہوگا۔ اس مقصد تک رسائی کوئی ایسا کام نہیں ہے کہ انسان ربانی دعوے یا چند اچھے کام انجام دے کر اس درجہ تک پہنچ جائے بلکہ اس درجہ تک پہنچنے کے لئے انسان کو اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدا کے لئے وقف کرنا پڑتا ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حقیقت کے پیش نظر اصحاب سے یہ سوال کیا کہ عورت کس وقت اپنے خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے؟ اصحاب میں سے کسی کے پاس اس کا جواب نہیں تھا۔ حضرت علی علیہ السلام یہ صورت حال دیکھ کر حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے اور آپ کو ساری داستان سنادی تو آپ نے فرمایا: **''ارجع علیہ فاعلمہ ان ادنیٰ ماتکون من ربھا ان تلزم قعر بیتھا''** جائیے اور بابا سے کہہ دیجئے کہ جب عورت اپنے گھر کے گوشے میں ہوتی ہے تو اس وقت خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے۔ جب حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ یہ آپ کا جواب نہیں ہے تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: فاطمہؑ نے مجھے یہ جواب بتایا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: **''صدقت ان فاطمۃ بضعۃ منّی''**۔

اس حدیث سے بہت سارے مطالب قابل استفادہ ہیں مثلاً جس فن کا ماہر ہو اسی سے اس کا سوال کرنا چاہئے عورت سے متعلق سوال کو حضرت علی علیہ السلام نے جزو رسالت سے دریافت کیا۔

حضرت علی علیہ السلام کبھی بھی سوال کے جواب میں پیچھے نہیں رہے جو سوالات آپ سے مربوط تھے اسے بلا فاصلہ حل کیا اور جو سوالات خود سے مربوط نہیں تھے اسے بالواسطہ جزو رسالت

کے ذریعہ حل کیا۔

عورت گھر میں رہ کر مشکل سے مشکل مسئلہ حل کر سکتی ہے ہر وقت گھر سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر اپنے گھر میں رہے اتنا ہی اپنی خلقت کے مقصد اور خداوند عالم سے نزدیک رہتی۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو کامل حجاب کے ساتھ باہر نکلے جس طرح خطبہ فدک کے لئے حضرت زہرا صلوات اللہ علیہا باہر نکلی تھیں یا نصارائے نجران کے مقابلہ میں سامنے آئی تھیں۔ سیرت فاطمی پر عمل کرنے والی خواتین کو فقط باہر نکلنا یاد نہیں رہنا چاہئے بلکہ باہر نکلنے کا طرز اور انداز بھی مدنظر رہنا چاہئے اور واقعی ضرورت کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ کردار فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا میں حجاب اور پردہ داری کے اتنے باکمال عناصر موجود ہیں کہ مسلمان خاتون اگر صحیح سے اس کا مطالعہ کرے تو وہ کسی بھی سیاسی نعرہ کے فریب میں آ کر دھوکہ نہیں کھائے گی۔ اگر خواتین فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا کی اس روایت کا مطالعہ کر لیں جس میں پیغمبر اکرمؐ نے شب معراج کی داستان سناتے ہوئے عورتوں کے عذاب کا تذکرہ کیا ہے تو کوئی خاتون بھی بے پردگی کا تصور نہیں کرے گی۔ فقط ان عذابوں میں سے ایک عذاب بعنوان نمونہ پیش کئے دیتا ہوں کہ جو عورت اپنے بالوں کو نامحرم سے نہیں چھپاتی ہے قیامت کے دن اپنے بالوں سے لٹکائی جائے گی اور اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

واضح رہے کہ جو انسان مرد ہو یا عورت اپنے مقصد خلقت کو فراموش کر دے گا اور خداوند عالم سے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے پردہ کو چھوڑ کر بدحجابی یا بے پردگی کو ترجیح دیں گے اور اس کے لئے نئے نئے بہانے تراشیں گے تو ایسے انسانوں کے لئے ایسا عذاب کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی خوشحالی

جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر کے کاموں کو تقسیم کرتے ہوئے باہر کا کام حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کیا اور گھر کے اندر کا کام حضرت فاطمہ زہرا کے حوالے کر دیا، تو حضرت زہرا مرضیہؑ نے فرمایا کہ خدا کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم کہ میں اس تقسیم سے کتنی خوش ہوں کہ پیغمبر نے وہ کام جو مردوں سے مخصوص ہیں جس میں مردوں سے رابطہ ہوتا ہے وہ میرے ذمہ نہیں فرمایا۔

گل پژمردہ کی مسکراہٹ

مرسل اعظمؐ کی وفات کے بعد زہرائے مرضیہ کا چین و سکون ہی ختم ہو گیا۔ کبھی آنسو بہانے پر پابندی تو کبھی گھر پر آگ اور لکڑی، کبھی محسن کی شہادت کا غم تو کبھی پہلو شکستگی کا درد انہی غم والم نے فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا کے گوشت و پوست کو آب کر دیا جسم پر گوشت و پوست کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ آنسو اور نالہ وشیون آپ کی زندگی کا اٹوٹ حصہ بن چکا تھا، گل رسالت کی پتیاں بکھر رہی تھیں اور آہستہ آہستہ اس گل پر پژمردگی کے آثار نمایاں ہو رہے تھے بھلا اس موقع پر ہنسی کیا مسکراہٹ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن تاریخ نویسوں نے اس پژمردہ گل رسالت کی مسکراہٹ کا تذکرہ کیا ہے اور بابا کی وفات کے بعد یہ سب سے پہلی مسکراہٹ تھی۔ ہوا یوں کہ زندگی کے آخری لمحات میں جب پہلو کا درد اور بازو کا ورم شدید ہونے لگا تو اسماء سے فرمایا: اسماء مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا کہ عورتوں کو مرنے کے بعد ایک ایسی چیز پر لٹا کر ایک چادر ڈال دی جاتی ہے جس سے ان کے بدن کا حجم نمایاں ہوتا ہے۔ یہ سنتے ہی اسماء نے عرض کیا: بی بی حبشہ میں ہم نے ایک تابوت دیکھا ہے جس کے اندر میت کو رکھا جاتا ہے پھر اسماء نے وہ تابوت بنا کر دکھایا تاریخ کہتی ہے کہ یہ دیکھ کر فاطمۃ الزہراؑ کے چہرہ پر مسکراہٹ کے آثار نمایاں ہوئے بعد رسول خدا صدیقہ کبریٰ کے چہرہ پر یہی اول وآخر مسکراہٹ تھی جسے تاریخ نے اپنے سینے پر ثبت کیا۔ مسکراتے ہوئے اسمہ سے فرمایا: ''اصفی لی مثلہ استرینی سترک اللہ من النار'' (اے اسماء) میرے لئے بھی ایسا ہی تابوت بنانا، میرے جنازہ کا پردہ کرنا خدا تمہیں جہنم کی آگ سے پردہ میں رکھے (محفوظ رکھے)۔

(بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ ۵۴ پر)

منھ اپنا اور ان کے قدم دھو کے اشک سے
بے تابیوں کو مدح کا ساماں بنائیں گے

مطلع سنائیں گے کہ سخن داں ملک جسے
مطلع لے جا کے اپنا مطلع دیواں بنائیں گے

اِک مصرفِ حقیقت پنہاں بنائیں گے
تجھ کو ثبوتِ ہستی یزداں بنائیں گے

پلکوں سے جھاڑتے ہیں ملک بام کعبہ کو
کیا مقدمِ شہنشہِ خوباں بنائیں گے

مرسل ہیں مقتدی ترے اب تو یہ فکر ہے
اپنے کو کیا ہم اے شہ ذیشاں بنائیں گے

آئے ہیں لینے اہلِ فلک خاکِ پا تری
سیمائے حور کے لئے افشاں بنائیں گے

تو دل میں ہے خدا سے بھی لیکن جدا نہیں
اچھا تو ہم بھی دل کو رگِ جاں بنائیں گے

انسانیت کی ہوگی ملائک کو آرزو
آپ آ کے آدمی کو جب انساں بنائیں گے

قطعہ

کب تک تجلی رُخ پُر نور سے حضور
عالم کی ظلمتوں کو فروزاں بنائیں گے

مطلب یہ ہے کہ جلوہ گری کی خبر کو ہم
سامانِ شوقِ موسیٰ عمراں بنائیں گے

قطعہ

مولا! بغیر آپ کے عالم خراب ہے
کب آپ اس کو روضۂ رضواں بنائیں گے

فوراً اگر ظہور نہیں مصلحت تو خیر
تسکیں کو انتظار کا عنواں بنائیں گے

ہوجائے خواب ہی میں زیارت تو ہم اسے
بیداری نصیب کا ساماں بنائیں گے

اے چارہ سازِ عالمیاں! اک نگاہِ لطف
دونوں جہاں کے درد کا درماں بنائیں گے



بقیہ۔۔۔۔۔۔۔اسلام میں خواتین کا مرتبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
صدیقہ کبریٰ کی شہادت کے بعد آپ کو وصیت کے مطابق ایسے ہی تابوت میں رکھا گیا اور تاریخ اسلام میں سب سے پہلی بار تابوت آپ ہی کے لئے استعمال ہوا۔ جب کسی نے معصوم سے پوچھا کہ سب سے پہلے تابوت کس کے لئے بنایا گیا تو آپ نے فرمایا فاطمہ بنت رسولؐ کے لئے۔

بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کے جانگسل اور روح فرسا موقع پر ہم سب کو مل کر اس بات کا عہد کرنا چاہئے کہ اگر اب تک کوتاہیوں کے نتیجے میں ہماری مائیں بہنیں اور بیٹیاں بے پردہ تھیں تو آج کے بعد وہ کبھی بے پردہ نہیں رہیں گی اور تمام خواتین کو بھی مصمم ارادہ کرنا چاہئے کہ بنت رسولؐ کی خوشنودی کے لئے ہم خود بھی باحجاب رہیں اور دوسری خواتین کو بھی پردہ کی افادیت بیان کر کے انہیں باحجاب رہنے کی تلقین کریں گے۔ **(جاری)**

Ph: 0522-2252230 Mob: 09335276180

ہفتہ وار ''واعظ'' لکھنؤ کے جلد ہی ممبر بنیں

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب کی سرپرستی اور اسیف جائسی کی ادارت میں قومی و مذہبی اخبار ''واعظ'' جلد ہی وسیع پیمانے پر شائع ہونے جارہا ہے انشاء اللہ آئندہ یہ ہفت روزہ ''ہندوستانی شیعہ انسائیکلوپیڈیا'' کی اہم دستاویز کا کام کرے گا۔ مومنین سے گزارش ہے کہ 150/ روپئے منی آرڈر کے ذریعہ جلد ہی روانہ کر کے ممبر بنیں۔

(نور ہدایت فاؤنڈیشن، امامباڑہ غفرانمابؒ، چوک لکھنؤ)